کیا تعزیۂ امامِ حسین حرام ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ تعزیہ شریف بنانا، اس سے حسن عقیدت رکھنا، اور تعزیہ شریف کو گاؤں ومحلّوں میں گھمانا کیسا ہے؟ بکر جو کہ ایک مسجد کا امام ہے اس نے تعزیۂ امامِ حسین کو حرام کہا ہے۔ کیا اس کا کہنا درست ہے اگر نہیں تو ایسا کہنے والے کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟ قرآن و حدیث اور شریعت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی

نبی احمد ڈرائیور نارائن نگلا بہیڑی ضلع بریلی اترپردیش الہند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

تعزیہ شریف بنانا، اس سے حسنِ عقیدت رکھنا، تعزیہ شریف کو گاؤں اور محلّوں میں گھمانا، اس کو چومنا، اور اس کی تعظیم وتکریم کرنا، اور تعزیہ شریف کی زیارت کرنا بزرگانِ دین کی سنت ہے، اس کے قریب فاتحہ خوانی کرنا بھی جائز ہے، اور دعائیں مانگنا، منتیں ماننا بھی جائز ہے، کیونکہ تعزیہ شریف امامِ عالی مقام حسین علیہ السلام کے روضے کا تصوراتی نقشہ ہے۔

جس طرح نعل پاک وگنبد خضریٰ اور دیگر مقاماتِ مقدسہ کا نقشہ بنانا اور اس سے برکتیں حاصل کرنا جائز و مستحسن ہے، اسی طرح یہ بھی جائز و مستحسن ہے۔

اکابر علمائے کرام نے نقشۂ نعل پاک رکھنے اور اس سے فیوض و برکات حاصل کرنے پر مستقل رسائل تصنیف فرمائے ہیں جس طرح نعلین شریفین اور مقدس مقامات کی تعظیم لازم ہے، اسی طرح ان کے نقوش کی بھی تعظیم ضروری ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے

علمائے دین نے نقشہ کا اعزاز و اعظام وہی رکھا ہے جو اصل کا رکھتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد9 / صفحہ150)

لھٰذا تعزیہ شریف بنانا بھی شرع شریف کی روشنی میں جائز و مستحسن ہے، پھر خواہ وہ روضۂ امام عالی مقام کا ہو بہو نقشہ ہو یا تصوراتی نقشہ ہو دونوں صورتوں میں نسبت حسینی کی وجہ سے اس کی تعظیم کی جائیگی۔

کیونکہ شئے اپنی نسبت سے ممتاز ہو جاتی ہے۔ نسبت خواہ **منجانبِ اللہ** ہو خواہ **منجانبِ العباد**، شریعت میں دونوں کا اعتبار ہے، اور اسی کے مطابق احکام جاری ہوتے ہیں، اس سلسلہ میں ہم ایک حدیث نقل کرتے ہیں جس سے اس امر پر خاص روشنی پڑے گی کہ شریعت مطہرہ میں تصور، نقشہ، اور نسبت کی کیا حیثیت ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے

"ان رجلا جآء الی النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم قال یا رسول اللہ ! انی حلفت ان اقبل عتبتہ باب الجنتہ فامر النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ان یقبل رِجل الام وجبھۃ الاب ویری' انہ قال یا رسول اللہ ! ان لم یکن لی ابوان ؟ فقال قبل قبرھما قال فان لم اعرف قبرھما قال خط خطین وانوبان احدھما قبر الام والآخر قبر الاب فقبلھما فلا تحنث فی یمینک۔ (رواہ فی کفایت الشعبی ومغفرہ الغفور)

ترجمہ:- بیشک ایک شخص حاضر ہوئے پیارے نبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں تو عرض کیا انہوں نے یارسول اللہؐ بیشک میں نے قسم کھائی ہے کہ میں بوسہ دوں گا جنت کی چوکھٹ کو تو حکم فرمایا پیارے نبی اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے یہ کہ چومو پاؤں ماں کے اور پیشانی باپ کی، اور روایت کیا جاتا ہے کہ بیشک انہوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! اگر نہ ہوں میرے والدین؟

تو فرمایا پیارے نبی نے کہ چوم لو والدین کی قبروں کو، انہوں نے عرض کیا نہیں پہچانتا میں والدین کی قبروں کو، فرمایا پیارے نبی نے کہ " کھینچ لو دو لکیریں اور نیت کر لو کہ ایک ان دونوں میں ماں کی قبر ہے اور دوسری باپ کی قبر پھر چوم لو دونوں لکیروں کو تو حانث نہیں ہو گا اپنی قسم کے بارے میں یعنی قسم پوری ہو جائیگی۔ (جامع مداری شریف جلد اول صفحہ 1096)

دیکھیئے کتنا صاف ارشادِ نبوی صلی اللہؐ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے کہ دو لکیریں کھینچ لو اور نیت (تصور) کر لو کہ ان میں سے ایک باپ کی قبر ہے اور دوسری ماں کی اور دونوں کو چوم لو۔

اس حدیث پاک سے واضح ہو گیا کہ بزرگوں کے مزارات وغیرہ کے نقشے بنانا اور قبر وغیرہ کا تصور کرنا اور اس کو اسی تصور اور نسبت کی بنیاد پر چومنا اور اس کی تعظیم کرنا درست ہے، اور نہ صرف درست بلکہ عین منشائے نبوت کے مطابق ہے۔

ایسے ہی تعزیہ شریف بھی اگرچہ روضۂ امامِ عالی مقام کا ہو بہو نقشہ نہ ہو مگر اپنے تصور وخیال کے اعتبار سے وہ روضۂ امامِ عالی مقام کا نقشہ ضرور ہے، اور اس کی نسبت چونکہ روضۂ امام سے کی گئی ہے، لھذا نسبت کی بنیاد پر اس کو چوما بھی جائیگا اور اس کی تعظیم بھی کی جائے گی اور یہی عقیدت وادب کا تقاضہ بھی ہے۔

تعزیہ شریف اٹھانا اس کا جلوس نکالنا گلیوں میں گشت کرانا جائز بلکہ بہتر ہے، تاکہ پردہ نشینوں کو چوک پر جا کے زیارتِ تعزیہ شریف کی ضرورت نہ رہ جائے یا زیارت سے محرومی نہ رہ جائے۔

اس لئے کہ جو چیز اللہ والوں سے منسوب ہو جاتی ہے وہ "شعائر اللہ" قرار پاتی ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللهِ" یعنی: بے شک صفا اور مروہ (پہاڑیاں) اللہ کی نشانیوں سے ہیں۔

(سورۃ البقرۃ: آیۃ158)

"فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ" اس میں کچھ تشریعی اور کچھ تکوینی کھلی نشانیاں ہیں من جملہ ان نشانیوں کے ایک مقام ابراہیم (نشانی) ہے۔ (آل عمران: آیت97)

"وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ الله" یعنی: اور ہم نے قربانی کے جانور تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کر دیئے۔(حج آیت26)

"حضرت امام ابن جریر لفظ شعائر کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ شعیرۃ بروزن فعیلۃ کی جمع ہے جس کا معنی ہے وہ علامت جس سے کسی چیز کی پہچان ہو سکے "وشعائرہ اللتی جعلها امارات بین الحق و الباطل" یعنی جن چیزوں سے حق اور باطل کی شناخت ہو سکے ان کو شعائر اللہ کہتے ہیں۔

اس کلیہ کے پیش نظر یہ ثابت و متعین ہے کہ تعزیہ فی زمانا ہمارے دیار میں اہل سنت کا شعار بن چکا ہے اور تعزیہ دار صرف اہلِ سنت میں پائے جاتے ہیں، اہلِ بدعت وشناعت اسے ناجائز سمجھتے ہیں الا ماشاء اللہ۔

لہذا تعزیہ سے حسینیت کی پہچان ہوتی ہے اور یزید پلید کو رضی اللہ عنہ لکھنے والوں اور سیدنا امام حسین پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ماننے والوں کے درمیان امتیاز پیدا کرتا ہے اس لئے اس کے بنانے اور نکالنے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ (جوازِ تعزیہ داری انعامِ فضل باری/ صفحہ10 +11)

اور اس کی تعظیم کا درس ہم کو قرآن کریم دیتا ہے چنانچہ ارشاد ہوا

"وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ "یعنی: اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے پس بیشک یہ دلوں کا تقویٰ ہے۔(حج آیت 32)

امام مسجد بکر نے جو تعزیۂ حسین کو حرام کہا ہے اس کا حرام کہنا بلا دلیل ہے، شریعت مطہرہ میں جس کی کوئی حیثیت نہیں ہے، بلکہ جائز کو ناجائز و حرام کہنا بھی بجائے خود ناجائز و حرام اور گناہ ہے، کہ یہ شریعت مطہرہ پر افتراء ہے، قائل پر توبہ لازم ہے۔

واللہ و رسولہ اعلم بالصواب۔

کتبہ

محمد عمران کاظم مصباحی المداری مرادآبادی

خادم:- دار الافتاء الجامعۃ العربیہ سید العلوم بدیعیہ مداریہ محلہ اسلام نگر بہیڑی ضلع بریلی اتر پردیش الہند

تاریخ 14 / محرم الحرام 144ا ھجری، بروز شنبہ، مطابق 14 / ستمبر 2019 عیسوی۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح

فقط سید نثار حسین جعفری المداری نادر مصباحی مکن پور شریف کان پور نگر یوپی الہند

خادم الافتاء:- دار الافتاء الجامعۃ العربیہ سید العلوم بدیعیہ مداریہ محلہ اسلام نگر بہیڑی ضلع بریلی اتر پردیش الہند۔